رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵ THE ALFAZL QADIAN رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ

دیں کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقت خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

الفضل

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعودؑ)

مضامین بنام ایڈیٹر

کاروباری امور کے متعلق خط وکتابت بنام منیجر ہو

ایڈیٹر:- غلام نبی ٭ اسسٹنٹ:- محمد اسمٰعیل خان

فہرست مضامین

نمبر ۴۵ | مورخہ ۷ دسمبر سنہ ۱۹۲۲ء | مطابق ۱۷ ربیع الثانی سنہ ۱۳۴۱ھ | جلد ۱۰

مدینۃ المسیح

چونکہ جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب خود بیمار ہو گئے ہیں۔ اس لئے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی صحت کے متعلق رپورٹ نہیں مل سکتی۔ ویسے حضور کی صحت اچھی ہے اور روزانہ سیر کو تشریف لے جاتے ہیں۔

جناب ڈاکٹر صاحب ملیریا بخار سے علیل ہیں۔ بخار ۱۰۱ سے ۱۰۳ درجہ تک رہتا ہے۔ اور سردی لگ کر ہوتا ہے۔ ساتھ سر درد بھی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی علاج فرما رہے ہیں۔ کل (۶ دسمبر) حکیم غلام محمد صاحب نے بھی مسہل دیا تھا۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرماویں۔

سنہ ۱۹۲۲ء کا سالانہ جلسہ

۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر بروز منگل۔ بدھ جمعرات ہوگا

گذشتہ پرچہ میں سالانہ جلسہ کی تاریخوں کے متعلق جو اطلاع دی گئی ہے۔ اس میں غلطی سے یہ لکھا گیا ہے۔ کہ جلسہ ۲۵ تا ۲۷ دسمبر ہوگا۔ اصل میں جلسہ ۲۶ دسمبر کو شروع ہوگا۔ اور ۲۸ تک رہیگا۔ احباب کو ۲۵ تاریخ تک دارالامان میں پہونچ جانا چاہئے۔ اور جلسہ کے تینوں دنوں سے مستفیض ہونے کی فرصت نکال کر آنا چاہیئے۔ یہ مبارک موقع سال میں صرف ایک دفعہ میسر آتا ہے۔ پھر بھی اگر پورا پورا فائدہ نہ حاصل کیا جائے۔ تو بہت ہی افسوس کی بات ہے۔

لیکھرام کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ کی پیشگوئی

قتل لیکھرام پر تقریریں

آریوں کے زبان دراز لیکچرار پنڈت دھرم بھکشو لکھنوی نے حال ہی میں قادیان آکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پیشگوئی متعلق پنڈت لیکھرام پشاوری پر عام جلسہ میں تقریر کی۔ چونکہ اس تقریر کو سننے کے لئے بذریعہ منادی ہمیں دعوت دی گئی تھی۔ اس لئے ہماری جماعت کے بہت سے لوگ انکے جلسہ میں شامل ہوئے۔ لیکچرار مذکور نے اپنی اس تقریر میں جو یکم دسمبر کو ہوئی۔ لیکھرام کی پیشگوئی کی تو کیا تردید کرنی تھی اس کی آڑ میں تہذیب و شرافت کو بالکل بالائے طاق رکھکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر نہایت ناپاک حملے کئے۔ اور سخت بدزبانی سے کام لیا جس کی طرف توجہ دلانے پر بھی نہ پریذیڈنٹ جلسہ (جو آریہ سکول کے ہیڈ ماسٹر ہیں) نے کچھ روکا اور نہ وہ خود رکا آخر جب وہ دل کھول کر بیہودہ سرائی کر چکا۔ تو یہ کہکر بیٹھنے لگا۔ کہ چونکہ میرا وقت ختم ہو چکا ہے۔ اس لئے میں اپنا لیکچر بند کرتا ہوں۔ اس پر ہماری طرف سے پریذیڈنٹ صاحب کو کہا گیا۔ کہ ہم لیکچر سننے کے لئے تیار ہیں۔ بہتر ہو۔ کہ لیکچرار صاحب کو اور وقت دے دیا جائے۔ تاکہ وہ اس پیشگوئی کے متعلق جو کچھ بیان کرنا چاہتے ہیں۔ وہ بیان کر سکیں پریذیڈنٹ صاحب نے کہا۔ چونکہ میرا لڑکا بیمار ہے۔ اس لئے میں اور زیادہ یہاں نہیں بیٹھ سکتا۔ کہا گیا کسی اور کو پریذیڈنٹ بنا دیا جائے۔ لیکن پریذیڈنٹ صاحب نے کہا۔ میں اب یہی مناسب سمجھتا ہوں۔ کہ جلسہ ختم کر دوں۔ اور جلسہ برخواست کر دیا گیا۔

اس پر ہماری طرف سے اعلان کیا گیا۔ کہ کل رات کو اس تقریر کا جواب دیا جائیگا۔

۲ر دسمبر کی صبح کو لیکچرار اور دو تین مقامی آریہ صاحبان جناب شیخ عبدالرحمن صاحب مصری کے پاس گئے۔ اور کہا کہ یا تو آپ اپنا لیکچر چار یا پانچ بجے تک ختم کر دیں یا بالمقابل تقریریں ہوں۔

شیخ صاحب نے کہا چار یا پانچ بجے تو لیکچر ہو نہیں سکتا۔ کیونکہ اس وقت لوگ لیکچر کے لئے فارغ نہیں ہو سکتے۔ باقی بالمقابل تقریریں ہمیں منظور ہیں۔ لیکن جس طرح آپ نے حسب منشا وقت لیکر اس میں ہمارے خلاف تقریر کی ہے۔ اسی طرح ہم بھی اس کے جواب میں مفصل تقریر کرلیں اور پھر بالمقابل تقریریں ہو جائیں۔

اسی وقت ایک آریہ صاحب نے اس امر کو بے انصافی قرار دیتے ہوئے کہ آریہ لیکچرار کے جواب میں ہمارا لیکچر نہ ہو۔ بلکہ مناظرہ شروع ہو جائے۔ یہ تجویز پیش کی۔ کہ ایک دن آپ کا لیکچر ہو اور ایک دن ہمارا۔ اس پر آریہ پیچھے [illegible] اور ۲ر دسمبر کی رات کو جناب شیخ عبدالرحمن صاحب کی جوابی تقریر ہوئی۔ جس میں نہایت متانت اور سنجیدگی سے لیکھرام کی پیشگوئی پر روشنی ڈالی گئی۔ اور آریہ لیکچرار نے جو اعتراض کئے تھے۔ ان کے جواب دئے گئے۔

اس لیکچر میں جو آٹھ بجے سے ساڑھے گیارہ بجے تک رہا۔ آریہ صاحبان اور آریہ لیکچرار بھی شامل ہوئے۔ دوسرے دن ۳ر دسمبر کی رات کو آریوں نے عام اعلان کرکے پھر اپنے لیکچرار کا لیکچر کرایا۔ جس میں ہمارے آدمی بھی کثیر تعداد میں شریک ہوئے۔ آریہ لیکچرار کی بدزبانی اور بدکلامی میں تو کوئی فرق نہ تھا۔ لیکن ان زبردست اعتراضات سے جو اس کی تقریر پر کئے گئے تھے۔ حواس باختہ ضرور تھا۔ اس کی تقریر بالکل بے ربط اور بے ترتیب تھی۔ اور کوئی معقول بات اس کے منہ سے نہ نکلتی تھی۔

اس کے لیکچر کے بعد آریہ پریذیڈنٹ نے اعلان کیا۔ کہ کل اگر چار بجے تک احمدی صاحبان ہم سے مباحثہ کے شرائط طے کر لینگے۔ تو کل مباحثہ ہوگا۔ ورنہ سمجھا جائیگا کہ وہ بالمقابل گفتگو کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اور ہم اپنا لیکچر ایک مکان میں کرائینگے۔

اس پر ہماری طرف سے کہا گیا۔ کہ ہم ہر وقت مناظرہ کے لئے تیار ہیں۔ جس وقت چاہیں آریہ صاحبان مناظرہ کرلیں۔ لیکن یہ نہیں ہو سکتا۔ کہ آریہ لیکچرار صاحب کی آج کی تقریر کا جواب نہ دیا جائے۔ جواب ضرور دیا جائیگا۔ اور اس کے بعد مباحثہ کیا جائیگا۔

اس اعلان کے مطابق ہمارا عام جلسہ ۴ر دسمبر کی رات کو ہوا۔ دن کو بذریعہ منادی اعلان کر دیا گیا۔ کہ آریہ صاحبان کو تقریر پر اعتراض کرنے کا موقع دیا جائیگا۔ لیکن باوجود اسکے آریہ اور ان کا لیکچرار اس میں شامل نہ ہوئے۔ بلکہ انہوں نے الگ اپنا لیکچر کرایا۔ حالانکہ ان کے لئے ضروری تھا۔ کہ جس طرح ہم ان کے جلسہ میں شامل ہوئے تھے۔ اسی طرح وہ بھی شامل ہوتے۔ اور الگ جلسہ نہ کرتے۔ لیکن پہلے دن آریوں اور آریہ لیکچرار کو اپنی حقیقت معلوم ہو چکی تھی۔ اور اپنے اعتراضات کی لغویت اور بیہودگی سے آگاہ ہو چکے تھے۔ اس لئے دوسرے دن وہ نہ آئے۔

جناب شیخ عبدالرحمن صاحب مصری نے جوابی تقریر شروع کرنے سے قبل چیلنج دیا۔ کہ ہم ہر وقت مناظرہ کے لئے تیار ہیں۔ آریہ جس وقت چاہیں گفتگو کرلیں۔ لیکن ہماری جوابی تقریر سننا ان کا فرض ہے۔ اور ان کا نہ آنا فرار۔ پھر وہ تو اپنے جلسہ میں کوئی بات بھی پوچھنے کی اجازت نہیں دیتے۔ لیکن ہماری طرف سے انہیں کھلی اجازت ہے۔ کہ تقریر پر جو اعتراض کرنا چاہیں۔ کریں۔ ہم جواب دینگے۔ پس اگر ان میں ہمت ہے۔ تو ابھی آئیں۔ اور ہماری تقریر پر جو اعتراض ان کا جی چاہے کریں۔

اس کے بعد جناب شیخ صاحب نے نہایت تفصیل کے ساتھ ان اعتراضات کی قلعی کھولی۔ جو آریہ لیکچرار نے کئے تھے۔ اور نہایت عمدگی اور قابلیت کے ساتھ آریوں کے اپنے حوالجات سے ثابت کیا۔ کہ لیکھرام کے قتل کی پیشگوئی کس صفائی کے ساتھ پوری ہوئی ہے۔ اور جو اعتراض آریہ لیکچرار نے کئے ہیں۔ وہ کیسے لغو اور بیہودہ ہیں۔ یہ تقریر رات کے ۱۲ بجے تک جاری رہی۔ ایک آریہ نوٹ کرتا رہا۔ اور بعد میں اور آریہ بھی اپنے ایک مکان میں بیٹھکر لیکچر سنتے رہے۔ اگرچہ وقت بہت زیادہ ہو گیا تھا۔ تاہم حاضرین کے سخت اصرار پر جناب میر قاسم علی صاحب نے بھی ایک مختصر سی تقریر فرمائی جس میں آریوں کو ان کے لیکچرار کی بدزبانی کے متعلق تنبیہ کی۔

جناب شیخ صاحب کی تقریر انشاء اللہ مفصل بھی شائع کی جائیگی۔ فی الحال یہ مختصر کارروائی آگاہی احباب کیلئے شائع کی جاتی ہے اور اس کے ساتھ ہی یہ لکھا جاتا ہے۔ کہ اگر آریہ لیکچرار نے مناظرہ کرنے کی جرأت کی۔ جس کے لئے ہم ہر وقت تیار ہیں۔ تو اس کی کارروائی پھر درج کی جائیگی۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان - مورخہ ۷ دسمبر ۱۹۲۲ء

حضرت مسیح کی ولادت بے پدر

غیر مبایعین کا عقیدہ حضرت مسیح موعودؑ کے خلاف

پیغام ۱۱ اکتوبر ۱۹۲۲ء میں حکیم مریم عیسیٰ صاحب کی حضرت مسیح کی ولادت کے متعلق ایک گفتگو درج کی ہے۔ اسمیں حکیم صاحب نے حضرت مسیح کے باپ ہونے کی نسبت قرآن شریف سے استدلال کرکے اپنی علمیت کا جو ثبوت دیا اس سے واضح ہو جاتا ہے کہ آپ کی علمی لیاقت کس پایہ کی ہے۔ علاوہ ازیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت انہوں نے اس مسئلہ میں جو کچھ لکھا ہے۔ وہ بھی عجیب ہی ہے۔

آپ حضرت مسیح موعودؑ کے متعلق ولادت مسیح ناصریؑ کے بارے میں لکھتے ہیں۔

"چونکہ مسیح موعود کی راہ میں مسیح کی پیدائش بے پدر کا مسئلہ ہی نہ تھا۔ اس لئے خدا کی حکمت اور مصلحت نے نہ چاہا کہ آپ اس مسئلہ کا فیصلہ کریں"

لیکن آگے چلکر مسئلہ ولادت مسیح اور صعود الی السماء کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"عیسائیت کی ساری عمارت ہی انہی عقائد پر کھڑی ہے"

اب ایک طرف ان دونوں قولوں کو رکھا جائے۔ اور دوسری طرف مسیح موعود کے آنے کی غرض کو دیکھا جائے تو اس سے وہ بھی انکار نہیں کرسکتے۔ کہ آپ کے آنے کی بڑی غرض یہی تھی۔ کہ آپ عیسویت کی بیخ کنی کریں اور عیسائی مذہب کا باطل ہونا بوضاحت ثابت کردیں۔ جیسے کہ نبی کریم صلعم نے آنے والے مسیح کا کام یکسر الصلیب بتایا جس کا صاف مطلب یہ ہے۔ کہ صلیبی مذہب یعنی عیسائیت کو باطل ثابت کریگا۔

پھر چونکہ خود حضرت مسیح موعود نے بھی لکھا ہے کہ

چوں مرا نورے پئے قوم مسیحی دادہ اند۔
مصلحت را ابن مریم نام من بنہادہ اند

اس لئے ضرور تھا کہ تمام وہ عقائد جن پر عیسائی مذہب کی بنیا تھی۔ آپ ان کو باطل ثابت کریں۔ پس جب ولادت مسیح کا مسئلہ ایسا اہم تھا۔ کہ عیسائی مذہب کی اسپر بنیاد تھی۔ تو کیا وجہ ہے کہ آپ نے اس کا فیصلہ نہ کیا۔ اور عیسائی مذہب کے اس بنیادی عقیدہ کی طرف توجہ نہ فرمائی۔ لیکن حکیم صاحب کا یہ کہنا بالکل غلط ہے۔ کہ یہ مسئلہ آپ کی راہ میں نہیں تھا۔ کہ آپ اس کا کوئی فیصلہ کرتے اور یہ کہنا بھی غلط ہے کہ آپ نے کوئی فیصلہ نہیں کیا۔ آپ نے تو صاف طور پر لکھا ہے کہ ہمارے عقاید میں سے یہ مسئلہ بھی ہے۔ کہ مسیح بن باپ تھے۔ اور جیسا کہ میں آگے جاکر بتلاؤنگا۔ آپ نے قرآن شریف سے استدلال کیا ہے۔ اس سے بڑھکر آپ ولادت مسیح کے متعلق اور کیا فیصلہ فرماتے۔

پھر جبکہ خود حکیم صاحب کا اعتراف ہے۔ کہ

"قرآن نے تو ہر طرح سے اس مسئلہ پر روشنی ڈالی ہوئی ہے"

تو کیا یہ نہایت ہی تعجب کا مقام نہیں ہے۔ کہ وہ شخص جو مسیح موعود ہو کر آیا۔ اور اسلئے آیا کہ صلیبی مذہب کی بیخکنی کرے اور قرآن کریم کی صحیح اور سچی تعلیم دنیا کے سامنے پیش کرے۔ جس نے قرآن شریف کے معارف اور حقائق کے متعلق تمام علماء کو مقابلہ کا چیلنج دیکر انہیں زلزلہ پیدا کردیا۔ وہ تو حضرت مسیح کی پیدائش کو بن باپ قرار دیکر بقول مریم عیسیٰ کے قرآن شریف کی تصریح کے خلاف عقیدہ رکھتے تھے۔ اور یہ شخص جو سر تا سر جاہل اور علم سے بالکل کورا ہے۔ یہ قرآن کے مطابق جو صحیح عقیدہ ہے رکھتا ہے۔

پھر لکھا ہے۔

"قرآن شریف سے مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عیسیٰ علیہ السلام کے بن باپ ہونے کو ثابت نہیں کیا"

حالانکہ یہ بالکل غلط اور خلاف واقعہ ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے قرآن کریم سے اس مسئلہ کو ثابت کیا ہے۔ جیسا کہ تحفہ گولڑویہ میں آپ نے صاف طور پر حضرت مسیح کے بے باپ ہونے کا استدلال ان مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل آدم خلقہ من تراب ثم قال لہ کن فیکون سے کیا ہے۔ اور اس سے آپ نے بتلایا ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم کا بن باپ ہونا ایسا امر نہیں ہے۔ جو آپ سے مخصوص ہو۔ کیونکہ اگر یہ آپ سے مخصوص ہوتا تو اللہ اس کی نظیر جو اس سے بڑھکر تھی کبھی نہ دیتا۔

چنانچہ آپ تحریر فرماتے ہیں۔

"یاد رہے کہ خدا نے بے باپ ہونے میں حضرت آدم سے حضرت مسیح کو مشابہت دی ہے۔ اور یہ بات کہ کسی دوسرے سے کیوں مشابہت نہیں دی۔ سو یہ محض اس غرض سے ہے کہ تا ایک مشہور متعارف نظیر پیش کی جائے۔ کیونکہ عیسائیوں کا یہ دعوے ہے کہ بے باپ ہونا حضرت مسیح کا خاصہ ہے۔ اور یہ خدائی کی دلیل ہے۔ پس خدا نے اس حجت کو توڑنے کیلئے وہ نظیر پیش کی جو عیسائیوں کے نزدیک مسلم اور مقبول ہے"

یعنی عیسائیوں کو یہ مثال دیکر سمجھایا ہے۔ کہ اگر تم اس لئے دعویٰ سے الوہیت مسیح رکھتے ہو۔ کہ ان کی پیدائش میں قدرت تھی۔ تو آدم کو پھر ان سے بڑھکر خدا مانو کیونکہ ان کی پیدائش میں مسیح سے زیادہ قدرت پائی جاتی ہے۔

کس قدر تعجب کا مقام ہے کہ مسیح موعودؑ جن کو اللہ تعالیٰ نے سب سے بڑھکر فہم قرآن دیا تھا۔ وہ تو یہ کہیں کہ اس آیت میں بن باپ ہونے میں حضرت آدم سے حضرت مسیح کو مشابہت دی گئی ہے۔ اور مسیح کی نظیر آدم کو پیش کیا ہے۔ مگر حکیم صاحب کہتے ہیں کہ

"اگر اس سے مسیح کے بے پدر ہونے کی مماثلت ہے۔ تو یہ مثال درست نہیں بیٹھتی۔ اور نہ اس آیت کے کچھ معنے بنتے ہیں"

گویا دوسرے لفظوں میں مسیح موعود پر یہ حملہ کر رہے ہیں کہ آپ نے آیت ان مثل عیسیٰ کالا یتہ میں بن باپ ہونے میں مشابہت دینے کے لحاظ سے غلطی کی ہے۔ اور قرآن شریف کی کئی آیات کے خلاف آپ نے یہ عقیدہ رکھا ہے۔

اس کے بعد میں ان آیات پر جن سے حکیم صاحب نے مسیح کے باپ ہونے کو ثابت کرنا چاہا ہے۔ کچھ عرض کرتا ہوں۔ پہلی آیت یہ پیش کی گئی ہے کہ نشر حعل نسلہ

من سلالۃ من ماء مھین۔ مگر کچھ سمجھ نہیں آتا۔ کہ اس سے کس طرح انہوں نے مسیح کا باپ قرار دیا ہے۔ کیونکہ اس کا ترجمہ یہ ہے کہ ہم نے آدمی کی نسل کو ماء مہین سے بنایا ہے۔ مگر سوال یہ ہے۔ کہ یہ چیز کیا عورت میں نہیں ہوتی۔ جب اس میں بھی ہوتی ہے اور یقیناً ہوتی ہے تو مسیح کو صرف مریم صدیقہ کا بیٹا مانتے ہوئے کیا محذور لازم آتا ہے۔

دوسری آیت یہ پیش کی گئی ہے۔ کہ انا خلقنا الانسان من نطفۃ امشاج جس کے معنے ہیں ہم نے انسان کو ایسے نطفہ سے پیدا کیا ہے۔ جس کی یہ صفت ہے۔ کہ وہ مختلف چیزوں سے ملکر بنا ہے۔ اس سے یہ کہاں ثابت ہو گیا۔ کہ مسیح کا کوئی باپ تھا۔ پھر یہ آیت پیش کی ہے۔ کہ یا یھا الناس انا خلقناکم من ذکر و انثیٰ۔ اس آیت کے معنے یہ ہیں کہ اے لوگو ہم نے تمکو پیدا کیا ذکر کی جنس سے اور انثیٰ کی جنس سے یعنی بعض مرد پیدا کئے اور بعض عورتیں۔ پھر یہ آیت پیش کی ہے کہ ان الذین یدعون من دون اللہ عباد امثالکم کہ جن لوگوں کو تم خدا کے سوائے پکارتے ہو وہ تمہارے جیسے عباد ہیں یعنی بندہ ہونے میں وہ ویسے ہی خدا کے نزدیک ہیں۔ جیسے تم ہو۔

معلوم نہیں یہ آیات کس علم و عقل کی بنا پر حضرت مسیح کا باپ ثابت کرنے کے لئے پیش کی گئی ہیں۔ پھر ایک عجیب استدلال آپ نے یہ پیش کیا ہے۔ کہ جب تک مرد نہ ہو کوئی لڑکا پیدا ہی نہیں ہو سکتا۔ اور اس کی تائید میں یہ آیت پیش کی ہے۔ ان یکون لہٗ ولد ولم تکن لہٗ صاحبۃ چونکہ جب تک خدا کی بیوی نہ ہو۔ خدا کا بھی بیٹا نہیں ہو سکتا۔ اس لئے حکیم صاحب کے نزدیک ثابت ہوا کہ مریم کے ہاں بھی بیٹا نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ اس کا خاوند نہ ہو۔ کیا لطیف استدلال حکیم صاحب کو سوجھا ہے۔

حالانکہ اس آیت سے اگر کوئی استدلال ہو سکتا ہے تو یہ کہ ولد نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ بیوی نہ ہو۔ کیونکہ آیت کے یہ معنے ہیں کہ کس طرح اس کے لئے کوئی ولد ہو سکتا ہے۔ حالانکہ اس کی کوئی بیوی نہیں۔ جس سے یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ عورت کے بغیر بچہ نہیں ہو سکتا۔ مگر اس سے یہ ثابت کرنا کہ دنیا میں بچہ پیدا ہونا نا ممکن ہے جب تک کہ مرد نہ ہو۔ یہ ایسا نکتہ ہے۔ جس تک حکیم صاحب کا ہی دماغ پہونچ سکتا ہے۔

پھر آپ نے مسیح کا باپ ثابت کرنے کے لئے اس آیت سے بھی استدلال کیا ہے۔

"ومن ذریتہ داؤد و سلیمان و ایوب و یوسف و موسیٰ و ھٰرون وکذالک نجزی المحسنین وزکریا و یحییٰ و عیسیٰ و الیاس کل من الصٰلحین واسمٰعیل والیسع و یونس ولوطا وکلا فضلنا علی العٰلمین ومن اٰبائھم و ذریٰتھم و اخوانھم واجتبینٰھم وھدینٰھم الیٰ صراط مستقیم"

اس آیت کو لکھکر آپ اس طرح استدلال کرتے ہیں۔ کہ چونکہ پہلے منجملہ اور انبیاء کے عیسیٰ علیہ السلام کا بھی اللہ نے نام لیا ہے اور اخیر میں ان کے متعلق اٰبائھم کہا ہے جس کے معنے ہیں۔ کہ ہم نے ان مذکورین کے آباء کو ہدایات دیں اور بزرگی دی مسیح اسمیں اسی صورت میں آ سکتے ہیں۔ جبکہ ان کے باپ کو تسلیم کر لیا جائے۔ اور اگرچہ یہ لفظ باپ دادا دونوں پر بھی بولا جا سکتا ہے مگر جب ان کا باپ ہی نہ ہو تو نہ ان کا دادا ہو سکتا ہے اور نہ چچا ہو سکتا ہے۔ ہاں ہم تسلیم کر لیتے ہیں کہ ان کے نانے جو ان کی والدہ کے والد ہیں۔ وہ شریک ہو سکتے ہیں۔ مگر اس شرط سے کہ اب کے معنے نانے کے ہو سکتے ہوں۔ مگر چونکہ اب کے معنے نانے کے ہرگز نہیں۔ اس لئے یہ آیت مسیح کے حق میں تب ہی ہو سکتی ہے جب کہ مان لیا جائے۔ کہ ان کے باپ ہیں۔

چونکہ انہوں نے خود مان لیا ہے کہ اگر اب کا لفظ نانے پر بولا جا سکتا ہو۔ تب یہ آیت مسیح کے حق میں ثابت ہو سکتی ہے۔ اس لئے میں ان کو بتلاتا ہوں کہ بخاری جلد ۲ میں عبد اللہ ابن زبیر کے نانا ابو بکر صدیق کے لئے اب کا لفظ آیا ہے۔ یعنی عبد اللہ بن زبیر کا اب کہکر ابو بکر مراد لئے گئے ہیں۔ جو کہ عبد اللہ بن زبیر کے نانا ہیں۔ گو اس کے اور بھی کئی جواب ہو سکتے ہیں۔ مگر میں ان کے ہی تسلیم کردہ قول پر اکتفا کرتا ہوں اور اس کے متعلق اتنا ہی کہنا کافی سمجھتا ہوں۔

پھر حکیم صاحب لکھتے ہیں۔

"اگر مسیح کا بن باپ پیدا ہونا حق تھا۔ تو قرآن پر لازم تھا۔ کہ بنی آدم میں سے مسیح کی کوئی نظیر پیش کرتا۔ کیونکہ قرآن کو دو وجہ سے نظیر کا پیش کرنا ضروری تھا۔ ایک اس غرض سے کہ تا حضرت عیسیٰ کا بن باپ پیدا ہونا ان کی ایک خصوصیت ٹھیر کر مجرالی شرک نہ ہو جائے۔ دوسرا اس لئے کہ تا اس بارے میں سنت اللہ معلوم ہو کر ثبوت اس امر کا پایۂ کمال کو پہنچ جائے"۔

قرآن کریم نے تو اس کی نظیر پیش کر دی ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعودؑ نے تحفہ گولڑویہ میں بیان فرما دیا ہے۔ لیکن جو شخص حضرت مسیح موعودؑ کے اس بیان کو رد کر دے۔ اس کا کیا علاج۔ اگر حکیم صاحب اور ان کے ساتھیوں کو حضرت مسیح موعودؑ سے کچھ بھی تعلق ہوتا۔ تو ولادت مسیح کے متعلق آپ نے جو فیصلہ فرمایا ہے۔ اور جس کا استدلال قرآن کریم سے کیا ہے۔ اس کے ماننے میں ذرا بھی چون و چرا نہ کرتے۔ لیکن افسوس کہ یہ لوگ اس برگزیدہ انسان سے اس قدر دور ہو چکے ہیں۔ کہ مخالفین ان کی نسبت کہہ رہے ہیں۔ کہ تم نے مرزا صاحب کو چھوڑ دیا۔ جیسا کہ اسی مسئلہ میں گفتگو کرتے ہوئے حکیم صاحب کو غیر احمدی نے کہا۔

ظہور حسین مولوی فاضل

مولوی محمد علی صاحب سے مطالبہ نمبر ۲

جناب مولوی صاحب! ۳۰ر نومبر کے الفضل میں آپ سے جو مطالبہ کیا گیا ہے۔ اس کا آپ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ حالانکہ بات بالکل معمولی تھی۔ آپ کو صرف یہ ثابت کرنا تھا۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفہ اول کی ایک غیر احمدی بھتیجی کا جنازہ پڑھا۔ یا اپنی اس غلط بیانی کو واپس لینا تھا۔ لیکن آپ نے تا حال کوئی صورت اختیار نہیں کی۔ مہربانی کر کے توجہ فرمائیے۔ اور جو پہلو آپ کے لئے آسان ہو۔ اسے اختیار کر لیجئے۔

ہاں اس کے بعد مہربانی فرما کے حسب ذیل مطالبہ کو بھی پورا کر دیجئے۔

آپ امام ابو حنیفہ کے متعلق لکھ چکے ہیں۔ کہ "امام ابو حنیفہ کا یہ مذہب ہے۔ کہ اگر کوئی شخص ایک دفعہ دل سے اشھد ان لا الٰہ الا اللہ کہہ دے تو وہ مومن ہو جاتا ہے۔ چاہے پھر اس سے کفر و شرک کا ظلم سرزد ہو"۔

امام ابو حنیفہ کی کس کتاب میں آپ نے ان کا یہ مذہب پایا ہے۔ اس کا حوالہ دیجئے۔ تاکہ آپ کی بات کی تصدیق کی جا سکے۔

مولوی صاحب! یہ مطالبہ پہلے بھی آپ سے کئی بار کیا جا چکا ہے۔ جس کا آپ نے تا حال کوئی جواب نہیں دیا لیکن اب آپ کو ضرور ادھر متوجہ ہونا چاہئے۔ ورنہ سمجھ لیجئے۔ آپ کی دیانت اور امانت کا کچھ بھی باقی نہ رہیگا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

خطبہ جمعہ

تبلیغ دین کی دو راہیں

از حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز
فرمودہ ۲۴ نومبر ۱۹۲۲ء

سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا۔

تبلیغ اسلام چونکہ آج مجھے آنے میں دیر ہو گئی ہے۔ میں مختصراً ایک ایسے امر کے متعلق جس پر ہماری جماعت کی ترقی کا آیندہ انحصار اور دارو مدار ہے۔ اپنے دوستوں کو جو یہاں ہیں اس وقت اور جو باہر ہیں اخبار کے ذریعہ توجہ دلاتا ہوں۔ ہماری جماعت کے ذمہ ایک کام لگایا گیا ہے اور وہ اشاعت اسلام ہے۔ یہ ہمارے ذمہ ہی نہیں۔ بلکہ یہ اسلام کے اعلیٰ مقاصد۔ اور اغراض میں داخل ہے۔ جیسا کہ فرمایا کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنہون عن المنکر تم سب سے بہتر امت ہو اور تمہارے پیدا کرنے کی غرض یہ ہے کہ لوگوں کو فائدہ پہنچاؤ۔

پراگندہ دنیا کو ایک کرنے والا امت اسلامیہ کے قائم کرنے کی غرض یہ ہے کہ نوع انسان کو ایک مرکز پر جمع کیا جائے۔ لوگ سوسائٹیاں بناتے ہیں اس لئے کہ دنیا کو ایک جگہ پر جمع کریں۔ لیکن اس سے ناواقف ہیں جس نے کہا تھا کہ میں دنیا میں آیا ہی اس غرض کے لئے ہوں کہ دنیا کو ایک بنا دوں اور اس غرض کے لئے اس نے ایک جماعت بھی بنا دی۔ اور وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

بغیر کسی خرچ کے تبلیغ غرض یہ کام اسلام کے اصول میں داخل۔ اور ہمارے فرائض میں شامل ہے۔ اس کام کو مختلف رنگوں میں ہمیں چلانا چاہئے۔ اس کے لئے اخراجات بھی زیادہ ہوتے۔ اور یہ مختلف مقامات پر مشن قائم کرنے پڑتے ہیں۔ ایک طریق تو یہ ہے۔ جیسا کہ ایک بزرگ کو کچھ لوگ ملنے گئے۔ انہوں نے کہا کہ فلاں مقام پر اسلام کا بہت کم چرچا ہے۔ تم سب کے سب وہاں چلے جاؤ اور تبلیغ اسلام کرو۔ وہ لوگ چپ کر کے وہاں چلے گئے۔ یا تو یہ رنگ ہو پھر خرچ نہیں ہو گا لیکن اگر یہ رنگ نہیں۔ تو چندہ پر ہی کام ہو گا۔ اور اخراجات بھی ہوں گے۔ پہلے طریق کی مثال تو یہ ہے۔ کہ ایک شخص ہل اٹھاتا ہے اور سخت زمین چیر کر چلاتا۔ اور مٹی کے ڈھیلے اکھاڑتا اور ان کو جوڑ کر دیواریں بناتا اور باپ دادا کے وقت کے کسی درخت کو کاٹ کر شہتیر اور کڑیاں بناتا اور اوپر پتے ڈالتا اور کچھ مٹی اوپر ڈال کر چھت تیار کر لیتا ہے۔ دروازے کے لئے سامنے چارپائی کھڑی کرتا۔ یا دو لکڑیاں کھڑی کر کے تختہ ڈال دیتا ہے جس طرح کہ مرغوں کو بند کرنے کا دروازہ ہوتا ہے۔ اس طرح مفت مکان بنجاتا ہے

تبلیغ کا وہ طریق جو خرچ چاہتا ہے لیکن اگر ایک شخص پہلے انجینیر مقرر کرے کہ عمدہ پتھر کا مکان بنوانا چاہے۔ اور پھر خواہش یہ کرے کہ دیکھو فلاں شخص کا مکان مفت میں بن گیا میرا مکان بھی مفت بن جائے تو یہ نہیں ہو سکتا۔ اگر خرچ نہیں کرنا تو کدال اٹھاؤ اور ڈھیلے نکالو۔ اور ان کو جوڑ کر مکان بنالو۔ پس اسی طرح یا تو مفت تبلیغ ہو۔ اور اس کے لئے یہ ہے کہ ہماری جماعت کے لوگ نکل پڑیں۔ اور کچھ جرمن میں چلے جائیں کچھ روس میں اور پچاس ساٹھ امریکہ میں۔ اسی طرح بڑی بڑی تعداد میں نکل کر مختلف ملکوں میں پھیل جاؤ۔ اگر پچاس پچاس آدمی بھی جائیں اور روزانہ ایک ایک گھنٹہ فی کس کے حساب سے تبلیغ دین میں صرف کریں تو پچاس گھنٹے ہوں گے۔ اور اگر ایک شخص جائے اور ایک گھنٹہ روزانہ صرف کرے تو کہیں پانسو سال میں اس ملک کے لوگوں کو پتہ لگے گا کہ یہاں کوئی ان خیالات کا آدمی بھی ہے۔

دو راہوں سے ایک اختیار کرنا پس یا تو پہلوں کا طریق اختیار کرنا چاہئے کوئی چندہ نہیں لیا جائیگا بلکہ سارا جان و مال لیا جائے گا۔ اور اس طرح لوگوں کو اپنے وطن کو چھوڑ کر غیر ممالک میں جانا اور تبلیغ کرنی ہوگی۔ لیکن چاہا تو یہ جاتا ہے کہ کام پہلوں کا سا ہو۔ مگر اس طریق کو اختیار نہیں کیا جاتا اور دوسرا طریق روپیہ خرچ کرنے کا ہے۔ لیکن اس کے لئے چاہتے ہیں روپیہ نہ لگے۔ مبلغ بھی ہیں جماعت مصروف ہے۔ اور ادھر امریکہ مشن کی تیاری ہو رہی ہے۔ اور جرمن میں مشن کھولنے کا ارادہ ہے۔ اور اس وقت جرمن میں مشن کھولنے ہی کا سوال درپیش ہے۔ اس صورت میں تبلیغ بند کر دی جائے اور جس طرح غیر احمدی بیٹھے ہیں ہم بھی اسی طرح خاموش اور دین کی تبلیغ سے بے پرواہ ہو کر بیٹھ جائیں۔ اور اگر کام کرنا ہے تو اس کے دو طریق ہیں۔ یا تو ساری جماعت کھڑی ہو اور جتنے آدمیوں کی مانگ ہے اتنے ہی نکل آئیں۔ یا چندہ کیا جائے۔ اور کچھ لوگوں کو باقاعدہ ان ممالک میں بھیجا جائے۔

تبلیغ اور فکر معاش پہلا طریق یہ ہے کہ کم از کم سو سو آدمی تو ایک ایک ملک میں چلا جائے۔ امریکہ میں ہمارا اس وقت ایک آدمی ہے اور وہ ۲۴ گھنٹہ کام کرتا ہے۔ اگر سو آدمی امریکہ میں جائے تو چار سو مبلغوں کا کام ہو سکتا ہے۔ اس طرح کام زیادہ ہو گا لیکن یہ نہیں ہو سکتا کہ مفتی صاحب وہاں اکیلے رہیں وہ ملازمت بھی کریں۔ اور پھر اپنا سارا وقت بھی صرف کریں۔ اور یہ نہیں ہو سکتا کہ ماسٹر مبارک علی صاحب ملازمت بھی کریں اور اپنا سارا وقت تبلیغ میں بھی صرف کر سکیں جس طرح ایک قطرہ منہ میں پڑنے سے پیاس نہیں بجھ سکتی یا ایک لقمہ کھا کر سیری نہیں ہوتی اسی طرح اگر ایک آدمی اکیلا جائے تو اس سے کام کہاں اچھا ہو سکتا ہے۔ جتنا ہونا چاہئے۔ یا تو درجنوں جائیں اور اپنا کام کریں اور دین کے لئے بھی وقت دیں۔ مگر یہ صورت مشکل ہے اس کے لئے جماعت تیار نہیں ہے۔ ہاں دوسری صورت یہ ہے کہ ہر ایک شخص اپنی آمد کا ایک قلیل حصہ دے اور کچھ آدمیوں کو بالکل دوسرے کاموں سے فارغ کر کے دین کی خدمت میں لگایا جائے۔ ہمیں ان دو صورتوں میں سے ایک صورت اختیار کرنی ہوگی کیونکہ تبلیغ ہم نہیں چھوڑ سکتے یہ ہر ایک احمدی کا فرض ہے۔ جو شخص اس طرح خرچ کرنا ہوا گھبراتا ہے اس کا گھبرانا کمی ایمان

کی علامت ہے۔

مومن مشکلات سے گھبراتا نہیں

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں چاروں طرف عرب میں مخالفت پھیلی ہوئی تھی ہر طرف جنگ تھی۔ صحابہ کو بھی وہ جنگیں لڑنی پڑیں۔ آپ کے زمانہ کے بعد چاروں خلفاء کے زمانہ میں مخالفت تمام ایران۔ افریقہ۔ وغیرہ میں پھیل گئی۔ اس لئے مسلمانوں کو ان جنگوں میں حصہ لینا پڑا۔ پس جب دشمن لڑتا ہے تو ہم کیسے اس لڑائی میں حصہ لئے بغیر رہ سکتے ہیں۔ اور ہم کیسے کہہ سکتے ہیں کہ ہم اس لڑائی میں حصہ نہیں لیتے۔ تم بیشک لڑنا چاہو۔ لیکن جب دشمن لڑنا چاہتا ہے تو وہ ضرور لڑے گا۔ اس میں تمہارا اختیار نہیں اگر خاموش بیٹھو گے تو سوائے اس کے کیا ہو سکتا ہے کہ قتل ہو جاؤ اور مر جاؤ۔ اسی طرح آج ساری دنیا میں اسلام پر حملہ ہو رہا ہے۔ خواہ ہماری جماعت پر کتنا ہی بوجھ ہو ہم خاموش نہیں ہو سکتے۔ یہ ہو نہیں سکتا کہ ایک شخص خدا کے لئے نکلے اور تکالیف اس کی کمر توڑ دیں اور خدا اسکو ہلاک ہو جانے دے۔ بیشک اخراجات کا بوجھ کمزور ایمان والوں کو گراں گذرے گا اور وہ اس کو محسوس کریں گے۔ مگر درحقیقت تو بوجھ ایسا نہیں ہوگا جو کمر توڑ دے۔ جن لوگوں کی ایمانی حس کم ہوگی انکو محسوس ہوگا۔ ورنہ نقصان وہ نہیں ہوگا۔

دین کے لئے زیادہ خرچ کرنے والوں کو دیکھو

یاد رکھو ہماری جماعت کے لئے دو صورتیں ہیں انہیں سے ایک اختیار کرنی ہوگی ایک تو جیسا کہ میں نے بتایا ہے یہ ہے کہ سینکڑوں کی تعداد میں لوگ مختلف ملکوں میں چلے جائیں دوسری چندہ کے ذریعہ تبلیغ ہو۔ پہلی صورت پر عمل ہونا مشکل ہے اسکی وجہ جماعت کے ایمان کی کمی نہیں۔ بلکہ کئی اور وجوہ سے اس زمانہ کے لحاظ سے یہ ناقص ہوگی۔ پس دوسری صورت ہے جس پر عمل ہو سکتا ہے جو لوگ اخراجات سے گھبراتے ہیں۔ ان سے پوچھنا چاہئے کہ تم کتنا چندہ دیتے ہو۔ اور پھر ان کو بتاؤ کہ جماعت میں ایسے بھی لوگ ہیں جو تم سے بہت زیادہ چندہ دیتے ہیں اور وہ اتنا زیادہ چندہ دے کر خوش ہیں۔ اور چاہتے ہیں کہ ان سے اور مانگا جائے۔ اور وہ دیں۔ پس یہ بوجھ زیادہ اگر کوئی سمجھتا ہے تو یہ اس کے ایمان کا نقص ہے پہلے لوگوں نے جسقدر قربانیاں کیں ان کو دیکھکر ہماری قربانیاں ذلیل نظر آتی ہیں کسی اور کو نظر نہ آئیں لیکن مجھ کو تو ایسی ہی نظر آتی ہیں جنہیں ہمت سے کام لینا چاہئے اس وقت دنیا پرستی بڑھ گئی ہے خدا تعالےٰ ہمیں اپنے دین کی خدمت کی توفیق دے۔ اور پھر اس بوجھ کے اٹھانے کی طاقت دے۔ ہم خوش ہوں اور اس کے مانند ہوں جسکے متعلق آتا ہے کہ نفقت نفقہا خدانخواستہ ایسا نہ ہو کہ کام کریں اور پھر چھوڑ دیں بلکہ ایسا ہو کہ خوشی اور ذوق سے کریں اسی کام اور اللہ تعالےٰ کی رضا پر ہمارا خاتمہ ہو۔

مطبوعات جدیدہ

انگریزی کتاب "احمد"

جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کی شائع کردہ اس کتاب کے متعلق ہم خود لکھنے والے تھے۔ کہ جناب شیخ یعقوب علی صاحب کی یہ مفصل تحریر پہنچی۔ اسکو شائع کرتے ہوئے ہم احباب کو اس کتاب کی اشاعت کی طرف خاص طور پر توجہ دلاتے ہیں۔ (ایڈیٹر)

میں بحیثیت سلسلہ کے ایک قدیم خادم اور اخبار نویس کے یہ عریضہ نیاز شائع کر کے احمدی انجمنوں کو ایک ضروری فرض کی طرف توجہ دلانا اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ اور اللہ تعالےٰ کے فضل سے یقین رکھتا ہوں کہ حقائق پسند قوم اشاعت اسلام کی دلدادہ جماعت اور سلسلہ کو آفاق عالم میں پھیلانے کی شیدائی جماعت اس کو سرسری نظر سے نہ دیکھے گی۔

مکرمی سیٹھ عبداللہ بھائی کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ اور میں یقیناً جانتا ہوں کہ وہ کبھی پسند بھی نہیں کرتے کہ ان کا نام اخبارات میں اس طریق پر شائع ہو کہ وہ سلسلہ کی کوئی خدمت کرتے ہیں مگر میں اس امر کا ذکر محض اس لئے کرتا ہوں کہ وہ جوش اور وہ اخلاص اور وہ روح جو اشاعت سلسلہ کی اس وجود میں (اللہ تعالےٰ بہت دیر تک روز افزوں ترقیوں کے ساتھ اس وجود کو قوت وصحت کی زندگی عطا فرمائے آمین) کام کرتی ہے ہم سب میں ہو۔

میں اپنے ذاتی تجربہ سے یہ بات کہتا ہوں کہ اس شخص کی زندگی کا ہر لمحہ اسی فکر اور سوچ میں خرچ ہوتا ہے کہ سلسلہ عالیہ کا نام آفاق میں پہنچ جاوے اور ایک بھی شخص باقی نہ رہے جسکے کان میں تبلیغ نہ پہنچ جاوے اس مقصد کے لئے انہوں نے گجراتی۔ اردو۔ اور انگریزی میں تالیفات کا ایک سلسلہ سالہا سال سے شروع کیا ہوا ہے۔ انگریزی میں ابتک کوئی جامع کتاب ہمارے سلسلہ کے متعلق نہ ملتی تھی لیکن سیٹھ صاحب نے "احمد دنیا کا موعود رسول" انکی دعاوی اور تعلیم انکے اپنے ہی الفاظ میں" کے نام سے ایک مبسوط کتاب ترتیب دی جس کے چار ایڈیشن ابتک نکل چکے ہیں اور تین ایڈیشن بالکل مفت شائع ہوئے ہیں چونکہ اس کام کو مستقل جاری رکھنے کے لئے اس چوتھے ایڈیشن کی برائے نام لاگت کے قریب قیمت رکھی گئی ہے جو تین روپیہ مجلد کی قیمت ہے اور قریباً پانچسو صفحہ کی کتاب ہے۔ چونکہ اصل غرض محض سلسلہ کی اشاعت ہے۔ اس لئے اس کتاب کی جس قدر اشاعت ہوگی کم ہے چوتھا ایڈیشن بھی قریب الختم ہے۔ کیونکہ صرف پانچسو چھاپا گیا تھا اور کوئی اعلان اسکے متعلق نہیں کیا گیا تھا۔ مگر مجھکو ذاتی طور پر علم ہے کہ قریباً ایکسو کاپیاں مختلف انجمنوں کو بھیجی گئی تھیں اور میں نے ہی تحریک بھی کی تھی کہ انجمنیں اسکو فروخت کر کے اسکی اشاعت کے مستقل انتظام کو ترقی دینگی مگر مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ بجز ایک دو کے بعض نے رسید تک بھی نہیں دی۔ سلسلہ کی اشاعت کے کاموں میں اسطرح پر تعویق واقع ہوتی ہے۔ اسلئے میں سلسلہ کے ایک خادم کی حیثیت میں ان انجمنوں سے استدعا کرتا ہوں کہ وہ اس تحریر کی اشاعت کے بعد فوراً نہ صرف کتابوں کی وصولی کی رسید دیں بلکہ انکی قیمت بھیجکر ممنون فرما دیں۔ اور آیندہ سلسلہ کو پانچویں ایڈیشن کے لئے جسقدر کاپیاں مطلوب ہوں۔ اس کی تعداد سے مطلع فرمائیں۔ کم از کم اگر ایکہزار کاپیوں کی درخواستیں ایک انجمنوں کی طرف سے آجاویں اور بڑی بڑی انجمنوں کے لئے دس دس کاپیاں خرید لینا کچھ مشکل نہیں تو پانچواں ایڈیشن ایکہزار کا نکل سکتا ہے اور انجمنیں ایکہزار کاپیاں خریدیں یا وہ ناظر تالیف اشاعت کے پاس بغرض اعانت اشاعت بھجا سکتے ہیں۔ یہ کتاب اللہ کے فضل سے بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔ اس لئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اپنے الفاظ میں ہے جو نہایت بابرکت اور موثر ہیں۔ میں آخر میں سیٹھ صاحب سے معذرت کرتا ہوں کہ یہ جانتے ہوئے بھی کہ وہ پسند نہیں کرتے کہ ان کا نام لیکر ان کے سلسلہ میں اشاعت بارے میں اس تحریک کی اشاعت کروں پر اس لئے مجبور ہوں کہ جماعت کو ایک ثواب اور ضرورت کے کام سے ناآشنا رکھنا میں گناہ سمجھتا ہوں۔ ہر انگریزی خواں کو یہ کتاب اپنے پاس رکھنی چاہئے۔ اور ہر انگریزی خواں کو دکھانی چاہئے۔ یہ کتاب تین روپیہ قیمت پر سیٹھ صاحب کے پتہ سے ملے گی جو حسب ذیل ہے۔ عبداللہ بھائی الہ

مکتوبات امام علیہ السلام

(مرسلہ مولوی رحیم بخش صاحب۔ ایم۔ اے۔ اقتباس)

کسی کو کافر کہنا

ایک خط کے جواب میں حضور نے لکھوایا

آپ کا خط ملا۔ مجھے اس امر سے بہت خوشی ہوئی کہ آپ کو سلسلہ احمدیہ کے متعلق تحقیقات کی خواہش ہے۔ اور آپ ان لوگوں سے نہیں ہیں۔ جو سنی سنائی باتوں پر ہی بدظن ہو جاتے ہیں بلکہ آپ خود فیصلہ کرنا چاہتے ہیں۔

مگر جس سوال کو آپ نے پیش فرمایا ہے۔ اس کو پڑھ کر مجھے تعجب ہوا۔ کہ آپ نے تحقیق کے لئے ایک ایسے مسئلہ کو سب سے پہلے چنا ہے۔ جس کو کسی سلسلہ کی صداقت یا کذب کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ اگر اسی طور پر کسی سلسلہ کی صداقت ثابت ہو سکتی ہے۔ کہ وہ دوسروں کی نسبت کیا کہتا ہے۔ تب پھر اسلام کی اشاعت ہونی ہی نہیں چاہئے۔ سب مذہب کہہ بیٹھے ہیں مسلمان ہم سب لوگوں کو کافر کہتے ہیں۔ اس لئے اسلام سچا نہیں ہو سکتا۔ بلکہ کسی سلسلہ کی سچائی معلوم کرنے کا ذریعہ یہ ہے۔ کہ انسان اس بات پر غور کرے کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آنیوالے معلمین اور مامورین کی صداقت کے کیا معیار ہوتے ہیں۔ پھر اگر آپ کو اس سلسلہ کی سچائی معلوم ہو جاتی یا اس مدعی کی صداقت آپ پر کھل جاتی تو آپ خدا تعالیٰ کی طرف سے بتائی ہوئی ہر ایک بات کو قبول کر لیتے اور اگر مدعی کا جھوٹ اور اس کے دعویٰ کا بطلان آپ پر ثابت ہو جاتا تو آپ ذرا بھی اس بات کی پرواہ نہ کرتے کہ مدعی یا اس کی جماعت دوسرے لوگوں کی نسبت کیا کہتے ہیں۔ کیونکہ جھوٹا شخص اور اس کے پیرو ایک مردار کی طرح ہیں۔ اس کا قول خدا کے نزدیک کچھ حقیقت نہیں رکھتا۔ نہ اس کا قول اہل دنیا کے نزدیک کوئی اثر رکھتا ہے۔ پھر ایسے شخص کے قول پر بحث کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ نہ اس کی بات سے ہم کافر بن سکتے ہیں۔ نہ اسکی بات سے ہم مومن بن سکتے ہیں۔

اس نصیحت کے بعد میں اس سوال کے متعلق جو آپ نے کیا ہے کہنا چاہتا ہوں۔ کہ ہم دنیا میں کسی ایک مسلمان کو بھی کافر نہیں کہتے۔ قرآن شریف میں بیان فرمایا گیا ہے۔ کہ جو شخص خدا کے کسی مامور کا انکار کرتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک کافر ہوتا ہے یہی ہمارا عقیدہ ہے۔ اس سے زیادہ کوئی نہیں۔ اگر کسی شخص کو ایسا پائیں جو خدا کے سب ماموروں کو مانتا ہے۔ تو ہم ہرگز اس کو کافر نہیں کہتے۔ پس ہماری طرف سے یہ خیال کر لینا کہ ہم مسلمانوں کو کافر کہتے ہیں۔ ٹھیک نہیں ہے۔ قرآن شریف نے جو کافر کی تعریف کی ہے۔ اس کے مطابق جو کافر ہوتا ہے ہم بھی قرار دیتے ہیں۔ ہم غیر احمدی مولویوں کی طرح فروعات پر زور نہیں دیتے قرآن شریف بیان فرماتا ہے۔ جو خدا کا منکر ہے۔ یا ملائکہ یا کتب سماویہ کا منکر ہے۔ یا اس کے رسولوں کا یا اس کے رسولوں میں سے کسی ایک کا منکر ہو۔ یا قیامت کا منکر ہو۔ تو وہ کافر ہوتا ہے اس کے سوا کوئی کافر نہیں ہوتا۔ گو کتنے ہی وہ گناہ کرے وہ گنہگار کہلا سکتا ہے۔ فاسق کہا جا سکتا ہے۔ مگر کافر نہیں۔ پس ہم ان لوگوں کے فعل کو نہایت حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں۔ جو ذاتی اختلاف کی وجہ سے یا چھوٹے چھوٹے اختلافات کی وجہ سے دوسروں کو کافر قرار دیدیتے ہیں۔ لیکن ہم اس بات کو بھی نہایت حیرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ کہ جن باتوں کے انکار کی وجہ سے خدا نے قرآن میں صریح الفاظ میں کسی شخص کو کافر قرار دیا ہے۔ اس کو ہم مسلمان قرار دیدیں۔ یہ مسئلہ ایسا ہے کہ جس میں ہم سارے متفق ہیں۔ تاویل طلب نہیں۔ شیعوں۔ خارجیوں سب کا یہی مذہب ہے۔ اس میں تو مسلمانوں میں اختلاف رہا ہے۔ کہ ان کے علاوہ اور باتیں بھی ہیں۔ جن کے انکار سے انسان کافر ہو جاتا ہے۔ لیکن اس امر میں کسی جماعت میں ۱۳۰۰ سال کے عرصہ میں اختلاف نہیں رہا۔ کہ ان باتوں میں سے کسی ایک کے انکار سے انسان کافر نہیں ہو جاتا۔ چونکہ رسول اللہ نے آنے والے مسیح کو نبی قرار دیا ہے جیسا کہ مسلم کی روایات سے ثابت ہوتا ہے۔ اور جیسا کہ ائمہ اسلام کا قریب قریب اس بات پر اجماع ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اپنے الہامات میں خدا کی طرف سے آپ کو نبی اور رسول کہا گیا ہے۔ ہاں آپ نئی شریعت نہیں لائے ہیں۔ بلکہ اس کی اشاعت اور توضیح کے لئے دنیا میں نازل کئے گئے ہیں۔ پس ہمارے لئے تین رستوں میں سے ایک رستہ کھلا ہے۔ یا تو ہم یہ کہیں کہ رسول اللہ صلعم نے جو کچھ پیشگوئی فرمائی تھی وہ سب غلط ہے۔ اور خدا تعالیٰ نے جو مسیح موعود علیہ السلام کی نسبت الہامات میں نبی اور رسول کا استعمال کیا وہ بھی غلط ہے یا یہ کہ مسیح موعود جن کو ہم سچا تسلیم کرتے ہیں۔ جھوٹے تھے۔ اور ان کا دعویٰ سچا نہ تھا۔ یا پھر یہ کہیں۔ کہ جو خدا نے اسلام کی تعریف قرآن میں بیان کی ہے۔ اس کے مطابق جو لوگ اس زمانہ کے مامور کو جسے رسول اللہ نے نبی قرار دیا ہے۔ جسکو تمام امت نبی مانتی چلی آئی ہے۔ اور جن کو اپنے الہامات میں نبی قرار دیا گیا ہے۔ جو نہیں مانتا وہ قرآن کریم کی وعید کے نیچے ہے۔ اور وہ وہی ہے جو قرآن کریم نے اس کا نام رکھا ہے۔ اب آپ خود سوچ لیجئے کہ انہیں سے جن رستہ کو نسا ہو۔ رسول اللہ کو جھوٹا کہہ دیں یا جس شخص کو ہم سچا سمجھتے ہیں۔ اس کو جھوٹا قرار دیں یا پھر یہ سمجھ لیں کہ جن لوگوں نے خدا کے احکام کی پرواہ نہیں کی۔ اور ان کو پس پشت ڈال دیا ہے۔ وہ قرآن کریم کی تعریف کے مطابق اسلام سے خارج ہیں۔ گو نام کے لحاظ سے ہم ان کو مسلمان ہی کہتے ہیں۔ کیونکہ انہوں نے اپنا نام مسلمان رکھا ہے۔ ہاں حقیقت اسلام کے لحاظ سے ہم کہتے ہیں کہ جو آواز خدا کی طرف سے آئی تھی۔ انہوں نے وہ کبھی نہ سنی۔

میں آخر میں پھر آپ کو نصیحت کرتا ہوں۔ کہ اصل طریق کسی بات کی حقیقت دریافت کرنے کا یہ ہے کہ اس کے پرکھنے کے معیار پہلے دریافت کئے جاویں۔ پھر اگر ان معیاروں پر وہ بات ثابت ہو۔ تو مان لیا جائے۔ اور اس کے ماننے سے جو فرائض بھی عائد ہوں۔ ان کو بھی مان لیجئے۔ اور اگر جھوٹی ثابت ہو تو ترک کر دیا جانا چاہئے۔

جزئیات کے ذریعہ سے کسی چیز کی سچائی۔ اور سچا ہونا ہرگز معلوم نہیں ہو سکتا۔ اور اس گورکھ دھندے میں پڑکر انسان ساری عمر نہیں نکل سکتا۔ اگر آپ چاہیں تو ہم سلسلہ کی ایسی کتب آپ کو بھیج سکتے ہیں۔ جن کے ذریعہ سلسلہ کی صداقت آپ پر منکشف ہو سکتی ہے۔

دیانتداری اور ادائے قرض

ایک صاحب نے لکھا کہ وہ ایک سردار صاحب کے پاس ملازم ہیں جو روپیہ سود پر دیتے ہیں۔ انہیں اس کا حساب کرنا پڑتا ہے۔ ایسی حالت میں انہیں کیا کرنا چاہیئے۔

حضور نے جواب میں فرمایا۔ آپ کے لئے سردار کا کام جائز ہے۔ اور آپ نہایت ایمانداری سے کام کریں۔ اللہ تعالےٰ فضل کرے گا۔ دیانتداری کے صرف یہ معنے نہیں کہ انسان دوسرے کا روپیہ نہ کھا جاوے بلکہ اس کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ پورا وقت اس کے کام پر لگائے۔ اور آنکھیں کھول کر اور عقل سے اس کا کام کرے۔

اخراجات میں میانہ روی

ایک دوست نے لکھا کہ ۱۹۱۷ء سے اس عاجز نے سب ناجائز وسائل آمدنی کو ترک کر دیا ہے۔ اور بڑی دعائیں کی ہیں مگر ابھی تک تکالیف کا پہاڑ سر پر ہے۔ اس اثنا میں کئی دفعہ میرے لئے موقع تھا کہ ناجائز آمدنی سے فائدہ اٹھاتا مگر میں اپنے عہد پر قائم رہا۔ اور اللہ تعالےٰ کی رضا کو ہر وقت مدنظر رکھا۔ مگر میری مشکلات میں کوئی کمی نہیں ہوئی۔ حضور دعا فرماویں کہ اللہ تعالےٰ میری مشکلات کو دور کرے۔ اور کوئی اچھا سامان پیدا کرے۔

حضور نے جواب میں ارشاد فرمایا۔ دعا بھی انسان کی کوشش کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ اگر کوئی انسان اپنے معمولی اور روزانہ اخراجات کو تو آمد سے کم کرتا ہے۔ لیکن غیر معمولی اخراجات آپ ہی

ہیں جن کا روکنا اس کے اختیار میں نہیں ہوتا تو ایسے شخص کی دعا پر اللہ تعالےٰ فضل کرتا ہے اور کوئی نہ کوئی راستہ کھول دیتا ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص اپنے معمولی اخراجات کو جن کا کم کرنا یا زیادہ کرنا اس کے اختیار میں ہے انہیں کم نہیں کرتا۔ اور پھر دعا کرتا ہے کہ خدا تعالےٰ اس کی تکلیف کو دور کر دے۔ اگر وہ ایسے اشخاص میں سے نہیں ہے جن کی ضروریات کے پورا کرنے کا اللہ تعالےٰ نے عہد کیا ہوا ہوتا ہے۔ تو اس کی دعا خدا تعالےٰ کے قانون سے تمسخر ہوتا ہے۔ کیونکہ ایسا شخص اپنے عمل سے اپنی زبان کی مخالفت کر رہا ہوتا ہے۔ اسی اصل کے ماتحت آپ اپنی حالت پر غور کریں اور اس کے مطابق تبدیلی پیدا کریں۔ تو وہ آپ کی دعا کو بھی [illegible] لگ جاوے گا۔

منافق کی علامات

ایک بھائی نے دریافت کیا۔ کہ منافقوں کو ہم کیسے پہچانیں۔ ان کے نشان کیا ہیں۔

جواب میں حضور نے فرمایا۔ منافق وہ ہوتا ہے جو جماعت میں فتنہ ڈالتا ہے۔ جماعت کے کام سے اس کو ہمدردی نہیں ہوتی۔ اگر جماعت کا اتفاق اس کی رائے کے خلاف کسی بات پر ہو جاوے اور اس پر عمل کرنے میں نقصان ہو تو وہ اس پر خوشی کا اظہار کرے اور کہے کہ دیکھا ہماری رائے کے نہ ماننے سے یہ برا نتیجہ نکلا۔ جو دشمن کے عیوب کے چھپانے اور اپنے لوگوں کے عیوب کو شائع کرنے کی کوشش کرے یہ تفصیلی طور پر کچھ باتیں ہیں جن سے منافق کا پتہ لگ سکتا ہے۔ لفظی تعریف یہ ہے کہ جو باطن میں کچھ ہو۔ اور ظاہر میں کچھ۔ رسول کریم صلعم نے چند باتیں بیان فرمائی ہیں کہ وہ ڈرے تو گالیاں دے۔ بات کرے تو جھوٹ بولے۔ وعدہ کرے تو خلاف کرے۔ امانت میں خیانت کرے۔

موپلوں کیلئے چندہ

ایک دوست نے دریافت کیا کہ موپلہ یتیم اور بیواؤں کے لئے لوگ چندہ مانگتے ہیں اس امر میں مجھے کیا کرنا چاہیئے۔

فرمایا دوسرے لوگوں کے ساتھ ملکر چندہ دینے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ چندہ نہیں ہے۔ اپنا رسوخ بڑھانے کی کوشش کرنا ہے۔ اس قسم کی امداد اپنے طور پر دیجاوے تو مفید ہوتی ہے۔

ترکوں کی فتح پر روشنی کرنا

ایک دوست نے دریافت کیا کہ ترکوں کی فتح کی خوشی میں روشنی وغیرہ کرنے کے لئے چندہ دینے کے متعلق کیا حکم ہے

فرمایا کہ روشنی وغیرہ کی کوئی ضرورت نہیں۔

متوفی بچے کے لئے دعا

ایک دوست نے لکھا متوفی بچے کے لئے دعا کرنے کو از حد دل چاہتا ہے۔ دعا کس طرح کیجاوے۔

فرمایا۔ بچے کے لئے کیا دعا کرنی ہے۔ اس کے لئے تو یہی دعا ہو سکتی ہے کہ اس کو ہماری ترقیات اور ثواب کا موجب کرے۔

دشمن احمدیت سے سلوک

ایک دوست نے سوال کیا میرا بھائی اگرچہ احمدیوں کا زیر احسان ہے مگر وہ باوجود اس کے احمدیت کا سخت دشمن ہے اور جو آدمی احمدیت کے قریب ہو جاتا ہے اسکو بہکانے کی کوشش میں لگا رہتا ہے اسکے ساتھ کیا سلوک کیا جاوے فرمایا دنیاوی طور پر معاملہ کرنا۔ دشمنوں سے منع نہیں ہے۔ مگر ایسی طرز پر نہ کیا جاوے کہ وہ دلیر ہو جاویں اگر انکا اور جماعت کا اختلاف ہو جاوے تو ایسا تعلق ہونا چاہیئے کہ انکے لئے [illegible]

اشتہارات

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل (ایڈیٹر)

سالانہ جلسہ

جن دوستوں کو ہماری (نیشنل لیدر ورکس ۳۳ میکلوڈ روڈ لاہور) ساختہ اشیا بوٹ ہیٹی کیٹیس وغیرہ درکار ہوں یا ہماری ایجنسی لینا چاہیں۔ یا اکٹھا مال خریدنا چاہیں۔ وہ ایام جلسہ سالانہ میں اوقات کے بعد منشی کلیم الرحمٰن صاحب کے مکان واقعہ محلہ دارالعلوم (متصل نور شفاخانہ) پر کمترین سے طے کر سکتے ہیں۔ نمونے بھی اسی جگہ موجود ہوں گے

کمترین محبوب الرحمٰن منیجر نیشنل لیدر ورکس۔ لاہور

خضاب بے نظیر

پوڈر کی صورت میں ہے۔ تھوڑے سے پانی میں گھول کر لگایا جائے۔ تو پانچ منٹ میں اصلی قدرتی بالوں کی طرح بال سیاہ ہو جاتے ہیں ہم زیادہ تعریف نہیں کرتے بطور نمونہ منگوا کر خضاب خود آپ کو اپنا گرویدہ کر لیگا۔ نمونہ ۸ر کے ٹکٹ بھیجکر منگوا لیں۔

ڈاکٹر منظور احمد احمدی سلانوالی لائین سرگودہا

قادیان میں ایک احاطہ بہت عمدہ موقع پر بیع ہوتا ہے

ایک احاطہ زمین تخمیناً ۲۶ مرلے شہر کے غربی جانب ہندو بازار کے سرے پر جس میں کہ یکہ خانہ کا اڈا ہے۔ عین چوراستے پر واقع ہے۔ موجودہ صورت میں اس میں کچھ عمارت خام جو کہ مناسب اڈا خانہ کے ہوا کرتی ہے۔ موجود ہے مسجد اقصیٰ سے قریباً تین منٹ کا راستہ ہے۔ اور مسجد مبارک سے زیادہ سے زیادہ پانچ منٹ کا راستہ ہوگا۔ جو صاحب بیع لینا چاہیں۔ وہ بذریعہ خط و کتابت جلد جلد تصفیہ کر لیں۔ قیمت یک صد روپیہ فی مرلہ ہوگی۔ جو صاحب سارا احاطہ لینا چاہیں۔ ان سے کچھ رعایت بھی ہو سکے گی۔

المشتہر

علی محمد منور ٹانگہ قادیان ضلع گورداسپور

تجارتی فضل

۱۔ کیا آپ کو تجارت کرنے کا شوق ہے

۲۔ کیا آپ کی موجودہ تنخواہ میں گذارہ نہیں ہوتا۔ اور آپ اپنی آمدنی بڑھانا چاہتے ہیں۔

۳۔ کیا آپ ملازمت سے تنگ آکر تجارت کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔

۴۔ کیا آپ چاہتے ہیں۔ کہ ملازمت بھی رہے۔ اور فالتو وقت میں کوئی ایسا کام مل جاوے۔ جس سے آمدنی بڑھ سکے۔

۵۔ کیا آپ کی موجودہ تجارت فائدہ مند نہیں رہی۔ اور کیا آپ کسی اور تجارت کی تلاش میں ہیں

۶۔ کیا آپ اپنے اخراجات کم کرنے میں ہر وقت پریشان رہتے ہیں۔

۷۔ کیا آپنے اسپر کبھی غور کیا۔ کہ اخراجات گھٹانے کی بجائے آمدنی بڑھانے کیطرف توجہ کیجاوے۔

۸۔ کیا آپنے اس سوچ میں کئی ماہ تو نہیں گذار دئیے کہ تجارت کریں۔ یا نہ کریں۔ اور کریں تو کس قسم کی تجارت کریں ؟ غرضیکہ اگر آپکو تجارت کا شوق ہو۔ تو آپ ہم سے خط و کتابت کریں ہم لنڈن اور جرمنی سے تاجروں کیلئے ہر قسم کا مال منگاتے ہیں۔ اس لئے ہم آپ کو اپنے تجربہ کی بنا پر بتا سکتے ہیں۔ کہ کس قسم کی تجارت فائدہ مند ثابت ہوئی ہے۔ اور آپکے لئے کس کام میں فائدہ کی امید ہو سکتی ہے۔

برٹش امپورٹ ایجنسی نمبر ۳۳

میکلوڈ روڈ۔ لاہور

تریاق چشم

اول

تازہ سارٹیفکیٹ

۲۶ر نومبر ۱۹۲۲ء دارالامان قادیان

مکرم بندہ جناب مرزا حاکم بیگ صاحب

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

آپ کا ایک تولہ تریاق چشم استعمال کرایا۔ خدا کے فضل سے تمام بیماریوں کو مفید پڑا میرے بچے کی آنکھیں عرصہ ڈیڑھ سال سے خراب ہو گئی تھیں۔ پہلے آشوب چشم ہوا پھر ککرے پڑ گئے۔ علاج کرتے گئے۔ مرض بڑھتا گیا۔ یہاں تک کہ بچے کی پلکوں کے بال بھی گرنے شروع ہوئے۔ آپ کا تریاق چشم اس کے لئے واقعی تریاق ثابت ہوا۔ اللہ تعالےٰ آپ کو جزائے خیر دے۔ اور آپ کے کام میں برکت دے۔ آمین

مہربانی فرما کر ۱ ماشہ تریاق چشم اور خاکسار کے نام وی پی فرما دیں۔

میرے بچے کی آنکھیں بالکل اچھی ہیں۔ اور بیماروں کے لئے منگواتا ہوں۔ اور مشہور کر رہا ہوں۔

اور میرے لائق کوئی خدمت ہو تو مشکور فرما دیں۔

خاکسار۔ نظام جان دواخانہ معین الصحت قادیان

قیمت تریاق چشم فی تولہ پانچ روپیہ علاوہ محصولڈاک موازی ۱۷ر بذمہ خریدار ہوگا۔

المشتہر

خاکسار مرزا حاکم بیگ احمدی موجد تریاق چشم گجرات گلی شاہدولہ صاحب

صرف پندرہ دسمبر ۱۹۲۲ء تک

تبلیغ ہدایت مع فوٹو حضرت مسیح موعود علیہ السلام

مؤلفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب سلمہ اللہ

کی

درخواستوں کا اندازہ کرکے

مناسب تعداد چھپوائی جائیگی۔ اس کتاب کے دو حصے ہونگے۔ حصہ اول جو انشاء اللہ جلسہ تک شائع ہو جائیگا۔ تقریباً دو اڑہائی سو صفحات پر ختم ہوگا۔ اس حصہ میں اصول تحقیق۔ نزول مسیح موعود۔ ظہور مہدی۔ وفات مسیح مع مسائل متعلقہ نیز علامات مسیح و مہدی۔ مسیح موعود کے کارنامے۔ اور دیگر مذاہب کے ساتھ مقابلہ کی کیفیت اور ختم نبوت وغیرہ مباحث نہایت بسط اور عمدگی سے بیان ہوئے ہیں۔ اور ضمناً بعض پیشگوئیوں اور نشانات کا ذکر بھی آگیا ہے۔ اور جس جگہ مسیح موعود کے حلیہ کی علامات بیان ہوئی ہیں۔ اس جگہ مسیح موعود کا فوٹو بھی دیا گیا ہے۔

یہ کتاب ایک جدید طرز پر لکھی گئی ہے۔ اور انشاء اللہ تبلیغ کے لئے بہت مفید ثابت ہوگی۔ احباب اس کی کثرت سے نہ صرف اشاعت کریں۔ بلکہ کثرت سے زیر مطالعہ رکھیں۔ احباب خریداری کی درخواستیں ۱۵ دسمبر سے پہلے پہلے بھیجدیں۔ تاکہ تعداد کا اندازہ ہوسکے۔ قیمت عہ تک ہوگی

احمد کلاں انگریزی

مؤلفہ سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندر آباد دیہ ضخیم

کتاب بہت مفید ثابت ہوئی ہے۔ اس لئے اب دوبارہ چھپوائی گئی ہے۔ قیمت صرف اس کی اصل لاگت ہی رکھی گئی ہے۔ سیٹھ صاحب موصوف نے کوئی منافعہ نہیں لگایا۔ اس میں سو کے قریب مضامین ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود کی اپنی تحریر کا انگریزی میں ترجمہ ہے۔ حضرت صاحب کے دعاوی دلائل وغیرہ بسط سے درج ہیں۔ مجلد چھپائی کاغذ اعلیٰ۔ قیمت صرف تین روپے۔ احباب پتہ ذیل سے جلد منگوائیں۔

احمدیہ پاکٹ بک

اس کے متعلق پہلے بھی مختصراً اعلان ہو چکا ہے۔ خدا کے فضل سے اس اہم کام میں خدا نے خاص تائید کی ہے۔ اس پاکٹ بک میں غیر احمدیوں۔ آریوں۔ عیسائیوں اور غیر مبایعین کے متعلق تمام مسائل اور اعتراضات اور سوالات کے متعلق پورا ذخیرہ درج ہوگا۔ جو سفر حضر میں رفیق صادق کا کام دیگا۔ حوالجات آیات و احادیث نہایت صحیح صحیح درج ہیں۔

مثلاً وفات مسیح۔ نزول مسیح۔ لفظ رفع و توفی۔ عدم رجوع موتی نشانات مہدی پیشگوئیاں مسیح موعود کے متعلق ختم نبوت کے تمام امور متعلقہ مسئلہ تناسخ و قدامت روح و مادہ وغیرہ تمام مسائل پر مکمل حوالجات جمع کئے گئے ہیں۔ یہ کتاب زیر طبع ہے۔ اگر ممکن ہوا تو جلد ہی تیار ہو گی۔ قیمت بجلد مکمل کی ۱۲ ر تک ہوگی۔ درخواستیں بھیجدیں۔

خلافت راشدہ

حصہ اول مصنفہ مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم شیعوں کی تردید میں بے نظیر اور لاجواب کتاب ہے۔ چھپکر تیار ہے۔ قیمت ۸ر

تبلیغ حق

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پر معارف تبلیغی تقریر ہے۔

قیمت ۴ر

ہندوستان کی خبریں

دیوبند میں انتخاب صدر کا جھگڑا دیوبند ۳۰ نومبر مولوی انور شاہ صاحب جو ماضی میں مولوی محمود الحسن صاحب مرحوم کے رفیق تھے۔ آیندہ خلافت کانفرنس صدر کے منتخب ہو چکے تھے۔ لیکن چونکہ ایک متقابل پارٹی نے جھگڑا اٹھایا۔ اور ایک دوسرے شخص کو صدر منتخب کرنے کی تجویز کی۔ اس لئے مسئلہ کا تصفیہ صوبہ کی خلافت کمیٹی پر چھوڑا گیا ہے۔

عورتوں کا لیکچر اور علماء دیوبند دیوبند ۳۰ نومبر دیوبند کے مدرسہ کے علماء نے ایک فتویٰ شائع کیا ہے کہ ہمارے پیغمبر کے قوانین کے مطابق عورتوں کے لیکچر سننے شرعاً ناجائز ہیں۔

پنڈت موتی لال نہرو مستعفی ہو گئے دہلی ۳۰ نومبر کانگرس کمیٹی کے صوبجات متحدہ اور بہار اڑیسہ کے انتخاب کے سلسلہ میں تبدیل سے تصدیق ہوتی ہے کہ پنڈت موتی لال نہرو مستعفی ہو گئے ہیں۔

نہرو خاندان کو آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے نمایاں شکست صوبجات متحدہ کے ممبروں کے انتخاب کے متعلق خبر ہے کہ صوبجات متحدہ میں بلا رو کاوٹ انتخاب ہوئے نہرو خاندان کے ممبروں کو نمایاں شکست ہوئی۔ پنڈت موتی لال نہرو۔ صدر پنڈت ہرکرن ناتھ مصر جنرل سکرٹری اور دو اور ممبروں نے صوبجات متحدہ کی کانگرس کمیٹی سے استعفیٰ دیدیا۔

ٹیپور کے ہندوؤں کی گرفتاری مدراس ۴ دسمبر ٹیپور کے سلسلہ میں ۱۷ ہندو کل گرفتار کئے گئے۔ پولیس کے آدمی چند مسلمانوں کو ساتھ لے کر شہر میں پھرتے رہے۔ اور جس شخص کی طرف لوگوں نے اشارہ کر دیا گرفتار کر لیا گیا۔

ڈاکٹر سپرو کی علیحدگی الہ آباد ۳۰ نومبر معلوم ہوا ہے کہ آنریبل سر تیج بہادر سپرو ۱۷ جنوری کو اپنے عہدہ سے الگ ہو جائیں گے۔

احمد آباد میں پکٹنگ احمد آباد یکم دسمبر گجرات صوبہ کی پراونشل کانگرس کمیٹی نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ولایتی کپڑے کی دوکانوں پر پہرہ لگایا جائے چنانچہ اس غرض سے پانسو والنٹیر بھرتی ہو گئے۔

کانگرس کے پندرہ ممبر زخمی دہلی ۳۰ نومبر مسٹر جناداس تنہا مہاراشٹر کانگرس کمیٹی اور تبدیلی کے حامی پارٹی کے صدر نے دوار کے جلسہ میں علانیہ کہدیا۔ کہ کل پندرہ آدمیوں کے کم و بیش چوٹیں لگی ہیں۔

مہاراجہ گوالیار کے یہاں چوری بمبئی یکم دسمبر۔ منتظم بنگلہ مہاراجہ گوالیار نے سپرنٹنڈنٹ پولیس کو رپورٹ کی ہے۔ کہ ۲۷ نومبر کی رات کو کوئی شخص ہز ہائنس کے ڈرائنگ روم میں داخل ہوا۔ اور کچھ مال اور تین ہزار روپیہ نقد لیکر چلا گیا۔

نقصان کے باعث ایک ہندو کی خودکشی بمبئی یکم دسمبر ایک ہندو تاجر عمرہ ۳۰ سال نے سمندر میں کود کر خودکشی کر لی۔ خودکشی کی وجہ بتائی جاتی ہے۔ کہ تجارت میں اس کو ڈیڑھ لاکھ کا نقصان ہوا تھا۔

میاں محمد شفیع صاحب کا نیا عہدہ دہلی ۲ دسمبر سر ولیم وِنسنٹ کے انگلستان چلے جانے پر گورنر جنرل نے آنریبل میاں محمد شفیع کو اپنی مجلس منتظمہ کا نائب صدر مقرر کیا ہے سر محمد شفیع کونسل آف سٹیٹ کے ایوان کے رہنما کی حیثیت سے بھی کام کریں گے اور آنریبل سر میلکم ہیلے سر ولیم وِنسنٹ کی جگہ وضع قوانین کے ایوان کی رہنمائی پر آ جائیں گے۔

حکومت انگورہ کے لئے ہندوستان کی طرف سے تحفہ بمبئی ۲ دسمبر مجلس مرکزیہ خلافت کی منظور کردہ قرارداد کے مطابق کہ مصطفیٰ کمال پاشا کی خدمت میں بھیج اور ہوائی جہازوں کا تحفہ پیش کرنے کے لئے سرمایہ فراہم کیا جا کام شروع ہے۔ اسی سلسلہ میں عنقریب ایک وفد قسطنطنیہ جائیگا۔ جو ہندوستان کی طرف سے مبارکباد کے تحائف بھی پیش کرے گا۔ مجلس خلافت صوبجات متحدہ ایک ہوائی جہاز پیش کرے گی۔ اور بنگال بھی پیچھے نہ رہے گا بمبئی اور پنجاب بھی ان صوبجات کی تقلید کرینگے۔ اور دیگر صوبجات بھی اس سرمایہ میں کھلے دل سے حصہ لیں گے۔ موجودہ خلیفۃ المسلمین کے جدید انتخاب پر اظہار مسرت اور ان کا اعتراف کیا جائیگا۔

تحریک عدم تعاون کی ہلاکت پٹنہ ۲۷ نومبر مسٹر مظہر الحق اخبار مدر لینڈ میں عدم تعاونیوں کی کونسلوں میں داخل ہونے کی خواہش کے متعلق لکھتے ہیں۔ کہ تحریک عدم تعاون کو اس کے دوستوں نے ہلاک کر دیا ہے۔ اب صرف اس کی تجہیز و تکفین باقی ہے۔ میں نہیں سمجھ سکتا کہ کونسلوں کو تباہ کرنے سے ہمارے مقصد کی بہتری کیسے ہو سکتی ہے۔ اور اس میں ایک لمحہ کے لئے بھی یقین نہیں کر سکتا کہ ہم کونسلوں کو تباہ کر سکتے ہیں۔

جنوبی ہند میں طوفان بارش سے تباہی تریوانڈرم ۲ دسمبر گذشتہ چند دنوں میں بے مثال گرج۔ طوفان اور سخت بارش کے باعث کئی مکانات گاڑیخانوں دیواروں۔ سڑکوں اور پبلک عمارات کو بڑا نقصان پہنچا۔ اور بہت سے درخت جڑ سے اکھڑ گئے۔ انسانوں کا بھی شدید نقصان ہوا۔ تار کے سلسلہ میں فرق آ جانے سے پیغامات مناسب طور سے روانہ نہ کئے جا سکے۔

ہندو یونیورسٹی کی ترقی ڈاکٹر مکراوتی وائس چانسلر ہندو یونیورسٹی بنارس نے کانووکیشن کی صدارت کرتے ہوئے فرمایا کہ فنون سائنس انجینئرنگ اور طبیات میں تسلی بخش ترقی ہوئی ہے۔ لیکن افسوس ہے کہ ۲۰۰ داخلہ کی درخواستیں قیام گاہ کی قلت کے باعث مسترد کرنی پڑیں آپ نے بڑی مسرت سے اعلان فرمایا کہ بمبئی کے سیٹھ مسٹر گھنشو کی لڑکیوں کے لئے ہاسٹل بنانے کے لئے جو آئندہ جولائی میں تیار ہو جائیگا تین لاکھ گرانقدر عطیہ دیا ہے۔

غیر ممالک کی خبریں!

دول کی یونان سے بیزاری لندن ۲۹ نومبر- ڈیلی میل کا بیان ہے کہ یونان کے وزراء کے قتل کے واقعہ پر غالباً نہ صرف برطانیہ بلکہ تمام دول عظیمہ سخت ناراض ہونگی اور اپنے سفیر یونان سے واپس بلالینگی اور تمام تعلقات منقطع کرلیں گی۔

سابق خلیفۃ المسلمین کی آئندہ جائے رہائش لندن ۲۸ نومبر قاہرہ سے موصول شدہ [illegible] کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ شاہ حسین کو معزول سلطان ترکی کی طرف سے جواب موصول ہوگیا ہے جس میں درج ہے کہ سلطان مذکور نے یہ فیصلہ کرلیا ہے۔ کہ وہ کسی اسلامی ملک ہی میں سکونت اختیار کریں گے۔ لیکن ابھی تک یہ طے نہیں ہوا کہ کس ملک میں۔

مغربی تھریس میں بغاوت لندن ۳۰ نومبر تھریس میں فتنہ وفساد کا مادہ اندر ہی اندر بڑھ رہا ہے تین مقامات پر بغاوت رونما ہوگئی ہے جدید اورینٹ اکسپریس کو اڈریانوپل اور لولی برغاس کے درمیان پٹڑی سے اتار دیا گیا۔ معلوم ہوتا ہے کہ فسادات نے خطرناک صورت اختیار کرلی ہے۔

شاہ یونان کی نظربندی پیرس ۳۰ نومبر- شاہ یونان کی تمام کوشش اس بارہ میں کہ سابق وزراء اور جرنیلوں کو سزائے موت نہ دی جائے ناکامیاب ہیں۔ اور وہ چاہتے ہیں کہ کسی صورت سے ملک چھوڑ کر بھاگ جائیں مگر مجبور ہیں کیونکہ یونانی حکومت نے ان کو قصر شاہی کے اندر نظر بند کر رکھا ہے۔

مصر کا جدید قاہرہ ۳۰ نومبر- جدید وزارت کے وزیر اعظم صدر توفیق نسیم ہیں۔ جو اعتدال پسند خیالات رکھتے ہیں۔ اور بادشاہ کے حامی ہیں۔

سابق وزیر اعظم ترکی اور شیخ الاسلام کا عزم مکہ قاہرہ یکم دسمبر سابق وزیر اعظم ترکی اور شیخ الاسلام جو قسطنطنیہ سے بھاگ گئے تھے امیر عبداللہ کے ہمراہ مکہ معظمہ کو جارہے ہیں۔

بیس ہزار میل روسی ریلوے بند لندن ۲۷ نومبر- ریوال کا ایک برقی پیغام مظہر ہے کہ ایندھن اور روپیہ کی کمی کے باعث بیس ہزار میل روسی ریلوے بند ہے اور اس سے تین کروڑ آدمیوں کی آمد ورفت رسل ورسائل اور حمل ونقل کا سلسلہ ٹوٹ گیا ہے۔

انگورہ میں تمام مسلمانوں کے قائم مقاموں کو دعوت لندن ۲۹ نومبر حکومت انگورہ اس امر کا احساس کررہی ہے کہ دنیائے اسلام کے سامنے مذہبی امور میں اپنے رویہ پر روشنی ڈالے کمشنر امور مذہبی انگورہ میں دنیائے اسلام کی ایک بزم مشاورت منعقد کرنے کا انتظام کررہے ہیں تاکہ ان مختلف امور پر عام طور سے بحث کی جائے جن کا اثر اسلام پر پڑتا ہے۔ اس پیغام سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان۔ مصر اور افغانستان کے اکثر مسلمان سربرآوردہ اشخاص کو دعوتی شقہ جات ارسال کئے گئے ہیں۔

سلطان کی معزولی کا طریق قابل اعتراض لندن یکم دسمبر قابل وثوق ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ ریزولیوشن کہ مجلس ملیہ انگورہ میں سلطان سے دنیوی اقتدار کے چھین لینے کی تجویز جس طریق سے منظور ہوئی وہ بہت قابل اعتراض تھا۔

ترکی محکمہ شریعت کی معزولی سے مخالفت قرارداد اس تحریک کی ترمیم کی بنا پر منظور ہوئی۔ جو ۳۰ اکتو کو ڈاکٹر رضا نور نے ۶ ارکان کے دستخط سے پیش کی تھی۔ پہلی نومبر کو یہ تحریک محکمہ شریعت کے سپرد کردی گئی دو گھنٹے کے غور کرنے کے بعد محکمہ مذکورہ نے اس تجویز کو واپس کردیا۔ اور مذہبی بنا پر اس کی تائید نہ کی اور اشارہ کیا کہ حضرت خلیفہ سے فوجوں کا اقتدار چھین لینا قرآن اور احادیث کے خلاف ہے۔ اور اس سے بظاہر مسلمانان ہندوستان کی ہمدردی چھن جائے گی جن کے رویہ کی تمام ترجیح بنا تھی۔ کہ وہ سمجھتے تھے کہ اہل برطانیہ نے خلیفہ کے اختیارات سلب کرلئے ہیں۔ آزاد ترکوں اسی اثنا میں اس تحریک پر کسی دفعہ کی مخالفت اظہار آرا ہوا اس تحریک کی مخالفت ۹۵ آزاد خیال ارکان نے کی جو خلافت اور سلطنت کو علیحدہ نہ کرنا چاہتے تھے اور ۵۰ ارکان کی ایک جماعت بھی اس کی مخالف تھی۔

ترکی کونسل میں کمال پاشا کی خودسرانہ کارروائی مصطفےٰ کمال کی جماعت نے دیکھا کہ اس تحریک پر اکثریت کا حاصل کرنا ناممکن ہے اور محکمہ شرعی کی مخالفانہ رائے کے باوجود رضا نور کی تحریک اجلاس میں پیش ہوئی۔ جس میں ہاتھ اٹھا کر اظہار رائے طلب کیا گیا۔ اس پر شور مچ گیا اور قرارداد کو منظور کردیا۔ اور کوئی رسم ادا نہیں کی گئی۔

ترک افسر محکمۂ شرعی کا استعفیٰ عبداللہ خرمی کمشنر محکمۂ شریعت نے اس طرز عمل کے خلاف احتجاج کے طور پر استعفیٰ دیدیا۔

آئرلینڈ میں لوٹ مار اور کشت وخون لندن ۱۶ نومبر بے قاعدہ فوج نے یہ لوٹ مار شروع کر رکھی ہے گرے ہوئے درخت سڑکوں پر ڈال کر رستے بند کردئے گئے۔ دو سپاہی قتل ہوئے۔ ایک قصبہ میں بے قاعدہ فوج نے کثرت سے دوکانیں لوٹ لیں بہت سے مویشی لوٹ کر لے گئے ایک ریلوے انجن تباہ کردیا گیا۔ گاڑی میں فوج پر بم پھینکے گئے ایک غیر مصافی شخص مقتول ہوا۔ دونی گال میں فوجی بارکوں پر حملہ کیا گیا۔ ایک زمیندار کے گھر پر چھاپہ مارا اور زمیندار کو گولی سے اڑادیا۔

مصر کے جدید وزیر اعظم کی پالیسی مصر کے نئے وزیر اعظم توفیق نسیم پاشا کا ارادہ ہے کہ سیاسی قیدیوں اور معطل شدہ کارکنوں کی موجودہ مشکلات کو حل کیا جائے۔ وزیر اعظم کو امید واثق ہے کہ شاہ مصر اس کی اس معاملہ میں حمایت کرے گا۔

[illegible] ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپکر دفتر [illegible] سے شائع ہوا